عبادت و اطاعت اور ذِکر و تلاوت سے مسجدوں کو آباد کرنے والے بندے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَعْبُودِ حُبًّا وَتَعْظِيمًا، سُبْحَانَهُ خَضَعَتْ لَهُ الْخَلَائِقُ انْقِيَادًا وَتَسْلِيمًا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِقْرَارًا وَيَقِينًا، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ الْمُصْطَفَى تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ سَلَكَ مِنْ بَعْدِهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا. **أَمَّا بَعْدُ**: فَأُوصِيكُمْ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ وَطَاعَتِهِ، وَتَعْظِيمِ شَعَائِرِهِ، امْتِثَالًا لِقَوْلِهِ:(**وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ**)(١).

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! اسلام میں مسجدوں کی بہت زیادہ عظمت و فضیلت ہے، مساجد پاکیزہ مقامات اور عبادتوں سے آباد مکانات ہیں مسجدوں میں مسلمانوں کے دل مطمئن رہتے ہیں اور ان میں عبادت گذاروں کے قلوب خوش رہتے ہیں نیکی اور بھلائی کی بنیاد پر ان کے دلوں میں الفت و محبت رہتی ہے، ان کی صفوں میں اتحاد قائم رہتا ہے اور ان کی رائے میں اجتماعیت باقی رہتی ہے مؤمن بندہ مسجد میں دعا کے ساتھ داخل ہوتا ہے اور دعا کے ساتھ نکلتا ہے اور مسجدوں کو نماز ذِکر اور مناجات سے آباد رکھتا ہے پس وہ مسجد میں اپنے دل کی راحت اور اپنے نفس کی

سعادت مندی حاصل کرتا ہے اور اپنی روح کا اطمینان محسوس کرتا ہے اللہ کے نیک بندو! مسجدوں کی عظمت وفضیلت کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے، «أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ»[٢]، اللہ کے نزدیک آبادیوں کی سب سے محبوب جگہ (وہاں کی مسجدیں ہیں)، باری تعالیٰ جل جلالہ نے مسجدوں کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے: (وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ)[٣] اور مسجدیں تو اللہ ہی کیلئے ہیں، اس میں عبادتیں قائم کی جاتی ہیں ان میں مسلمانوں کے دینی جذبات بلند ہوتے ہیں اوران کے احساسات پاکیزہ ہوتے ہیں مسجدوں کے میناروں سے اذان بلند ہوتی ہے ان کے منبروں سے لوگوں کو اللہ کا ذِکر سنایا جاتا ہے مسجدوں کے گوشوں میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے ان کی وسعتوں میں مؤمنین کے دل خشوع وخضوع سے لبریز ہوتے ہیں اوراطاعت وعبادت کیلئے مسجدوں میں آنے والا جنت کی خوشخبری حاصل کرتا ہے نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ، أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ»[٤]، »[١]. جو بندہ کسی بھی وقت صبح کو یا شام کو اپنے گھر سے نکل کر مسجد کو جاتا ہے تو باری تعالیٰ اس کیلئے جنت کی مہمانی کا سامان تیار کراتا ہے جتنی مرتبہ بھی وہ صبح یا شام کو جائے، مسجدوں میں حاضری سے بندوں کے گناہ بکثرت معاف ہوتے ہیں ان کیلئے ڈھیر ساری نیکیاں لکھی جاتی ہیں ان پر بے انتہا رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور ان کو

---

(١) متفق عليه.

سکون واطمینان حاصل ہوتا ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: «مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ؛ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ»(٥)، جو لوگ بھی اللہ کے کسی گھر میں یعنی مسجد میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں اس کو پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور رحمت کے فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے یہاں فرشتوں کے درمیان ان کا تذکرہ فرماتا ہے

مسجدوں کو آباد کرنے والو! مساجد میں ملائکۂ کرام آپ کے ساتھ ہوتے ہیں وہ آپ کے اعمال اور اقوال کو لکھتے رہتے ہیں اور اسے آپ کے رب کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں اور باری تعالیٰ کے سامنے آپ کا ذِکر خیر کرتے ہیں، «يَقُولُونَ: أَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ»(٦). وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم جب ان کے پاس پہونچے تھے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کو چھوڑ کر آئے ہیں تو اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے

مسجدوں کی زیارت کرنے والو! سی لئے خدائے عزّوجلّ نے مسجدوں کے احترام واکرام کا حکم دیا ہے اس کی تعظیم وتکریم کی تاکید کی ہے اور اس کے حقوق کی رعایت کا اور اس کا رتبہ بلند کرنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ ارشاد ہے: (فِي

بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ)[٧]. جن گھروں کے بارے میں اللہ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان کو بلند مقام دیا جائے یعنی ان کی قدر و منزلت بلند کی جائے اور ان کی حفاظت اور تعظیم کی جائے مسجدوں کی حفاظت اور اس کی تعظیم میں یہ بھی شامل ہے کہ مسلم بندہ مسجد جانے سے پہلے اپنے گھر میں پاکی حاصل کرے اپنی صفائی ستھرائی کا اہتمام کرے پھر سکون اور وقار کے ساتھ مسجد میں داخل ہو جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے «مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ، لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ؛ كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً، وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً»[٨]، جو بندہ اپنے گھر میں پاکی وصفائی حاصل کرے پھر اللہ کا متعین کیا ہوا کوئی فرض ادا کرنے کیلئے اسکے کسی گھر یعنی مسجد جائے تو اسکے ہر دو قدم میں سے ایک قدم پر ایک خطا معاف ہوتی ہے اور دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے ایک دوسری حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: «إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا»[٩] جب تم نماز کے لیے (مسجد میں) آؤ تو ضروری ہے کہ تم پر سکون اور وقار طاری ہو پھر جماعت کی نماز میں سے جتنی پاؤ اسے ادا کرو اور جو چھوٹ جائے اسے پوری کرلو، مسجد جاتے وقت یہ بھی ضروری ہے کہ مؤمن بندہ بہترین اور عمدہ کپڑے پہنے اور صاف ستھرا لباس زیب تن کرے اور اس بات کو یاد رکھے کہ جو شخص مسجد میں حاضر ہوتا ہے وہ اللہ کی زیارت کرنے والا ہوتا

ہے(۱۰)اور نمازی اللہ جلّ جلالہٗ کے اس فرمان پر عمل کا اہتمام کرے: (يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ)(۱۱). اے اولاد آدم! ہر نماز کے وقت اپنی آرائش اختیار کیا کرو اسی سلسلے میں نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے«فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ مَنْ تُزُيِّنَ لَهُ»(۱۲). یقیناً اللہ تعالی اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کی (عبادت و بندگی) کیلئے طہارت و زینت اختیار کی جائے میرے بھائیو! اب ذرا ان لوگوں کے بارے میں سوچیں جو بلا کسی عذر کے گندے اور نامناسب کپڑوں میں مسجد آجاتے ہیں اور ان کے بدن سے ایسی بو اٹھتی ہے جو نمازیوں کو بھی اور فرشتوں کو بھی تکلیف پہنچاتی ہے کیا ان لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے؟: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ»(۱۳). بلا شبہ فرشتے بھی ان بدبودار اور تکلیف دِہ چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جن سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں پھر مسجد کی تعظیم اور اس کے احترام میں یہ بھی داخل ہے کہ بندہ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے: «بِسْمِ اللَّهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ»(۱٤). اور مسجد میں داخل ہونے کے وقت تحیۃ المسجد کا بھی اہتمام کیا جائے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ»(۱۵) جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرلے. اور یہ بھی ضروری ہے کہ مسلمان مسجد کی خوبصورتی اور اس کی

ظاہری زینت ورونق کا خیال رکھے اور اس کی صفائی ستھرائی میں برابراپنا کردار اداکرتا رہے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک خاتون مسجد کی صفائی کیا کرتی تھیں تو آپ ﷺ نے ان کے اس عمل کی تعریف فرمائی اور ان کے انتقال کے بعدان کی نماز جنازہ ادافرمائی[١٦]. مسجدوں میں اپنی آواز پست رکھنا پاکیزہ آداب اور عمدہ اخلاق کا حصہ ہے ایک بارآپ ﷺ کے چند اصحاب باآواز بلند قران کریم پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے سنا تو ارشادفرمایا:«أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ، فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ»[١٧].سن لو یہاں تم میں سے ہرایک اپنے رب کے ساتھ مناجات اور سرگوشی کررہاہے لہذا تم میں سے کوئی کسی کوتکلیف نہ پہونچائے اور قران کی تلاوت کرتے وقت کوئی کسی کے سامنے اپنی آواز بلندنہ کرے توان لوگوں کے بارے میں آپ حضرات کا کیا خیال ہے؟ جو مسجد میں شور کرتے ہیں اور بے جابات اور لغوگفتگوکرتے ہیں کیاانہیں معلوم نہیں ہے؟کہ نبی کریم ﷺ نے مسجدوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:«إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ»[١٨]. یہ (مسجدیں) تو اللہ عزوجل کے ذِکر، نمازکی ادائیگی اور قرآن کی تلاوت کیلئے ہیں اورکیاان لوگوں کے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نہیں پہنچا جوانہوں نے مسجد میں شورکرنے والے شخص سے فرمایاتھا۔تمہیں معلوم ہے کہ تم کہاں ہو؟[١٩]،

مسجدوں کے تقدس کی تعظیم کرنے والو! اپنے رب کے گھروں میں اپنی حاضری کو غنیمت سمجھو اور اپنے خالق جَلَّ جَلَالُہٗ کے اذکار کا اور تلاوت قرآن کا اہتمام کرو اور فون میں مشغول رہنے سے بچا کرو اور نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے نکلنے میں جلدبازی مت کیا کرو کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ فرشتے تمھارے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کریں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: «الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ»[٢٠]. ”فرشتے تم میں ہر اس شخص کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں جو نماز ادا کرنے کے بعد اسی جگہ بیٹھا رہے جب تک کہ وہ باوضو ہو اور اسے حدث لاحق نہ ہو، وہ یوں دعا کرتے ہیں: یا اللہ! تو اسے بخش دے، اور یا اللہ! اس پر رحم فرما آخر میں دعا ہیکہ یا اللہ! ہماری مغفرت فرما اور اپنے فضل وکرم سے ہم پر رحم فرما اور اپنے اس فرمان پر عمل کی توفیق عطا فرما: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[٢١]. اے ایمان والو: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی بھی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحبِ اختیار ہوں ان کی بھی

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، جَعَلَ الْمَسَاجِدَ رِيَاضًا لِلْعَابِدِينَ، وَرِيَادًا لِلْمُصَلِّينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

اللہ کے نیک بندو میرے نمازی بھائیو! مساجد کے آداب کی رعایت کرنا اور اس کی تعظیم کرنا بہت مبارک عمل ہے اور خاص طور پر آج یعنی جمعہ کو اسلامی اخلاق کا اہتمام کرنا انتہائی ضروری ہے پس ہم نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کریں اور مسجد میں آتے جاتے ہوئے راستے کا حق ادا کریں[٢٢] لہذا ہم متعیّن مقامات ہی پر اپنی گاڑیاں پارک کریں اور لوگوں کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالیں کیونکہ راستہ روکنا حرام ہے اور یہ عمل ہمارے دین میں جائز نہیں ہے اسی طرح ہم اپنے جوتوں کو ان کی مخصوص جگہوں پر رکھیں پھر ہم جب مسجد میں داخل ہوں تو جو اگلی صف مکمل ہو رہی ہو اس میں بیٹھیں اور صفوں کو مکمل کرنے کی ترتیب پر بیٹھیں اور ہم کسی کی گردن پھلانگنے سے پرہیز کریں ایک صاحب مسجد میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھ رہے تھے نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: «اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ»[٢٣]. بیٹھ جاو تم نے (اپنے اس عمل سے لوگوں کو) تکلیف پہونچائی ہے، اور اصحاب رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے ہم اپنا چہرہ خطیب کی طرف کریں چنانچہ آنحضرت ﷺ جب منبر پر جلوہ افروز ہوتے تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اپنا رخ نبی کریم ﷺ کے چہرۂ انور کی طرف کرتے تھے[٢٤]. اور ہم خطبہ میں

اپنا دل لگائیں اور پوری توجہ اور اہتمام سے اس کو سنیں اور خطبہ کے دوران بات چیت اور لغو کام سے بچیں اور آواز بلند کرنے اور جھگڑنے سے اجتناب کریں کیونکہ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے «لَغَا فَلَا جُمُعَةَ لَهُ»(٢٥). (جس نے) کوئی لغو کام کیا اس کے کیلئے جمعہ (کا پورا اجر) نہیں ہے میرے دوستو! اور جب آپ بچوں کو اپنے ساتھ مسجد میں لے جائیں تو ان کو مسجد کے اصول وآداب سکھائیں اور مسجد میں اچھی طرح اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ بتائیں یہ چیز ان کی شخصیت کی تشکیل وتربیت میں بہت مفید ثابت ہوگی اور بچوں کی طرف سے غافل نہ رہیں اور مسجد میں ان کو آزاد نہ چھوڑیں کہ وہ نمازیوں کی تکلیف اور دشواری کا سبب بنیں .

خدائے رحمان کے گھروں میں بار بار حاضری دینے والو! ضروری ہے کہ ہم مساجد اور اس کے تمام متعلقات کا اسی طرح خیال رکھیں جس طرح اپنے گھروں کا خیال رکھتے ہیں۔ اور ہم وہاں کے نظام میں مداخلت نہ کریں بلکہ مساجد کی تمام تعلیمات کی پابندی کریں ان کے ائمۂ کرام کی توقیر وتعظیم کریں ان کا مرتبہ پہچانیں مسجدوں میں کام کرنے والوں اور ان کے ذمہ داروں کو عزت واحترام کی سے نگاہ سے دیکھیں بلاشبہ یہ ہم میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے ہمارے مبارک ملک متحدہ عرب امارات نے مسجدوں کا خصوصی خیال رکھا ہے اور ان پر بے انتہا توجہ مبذول کی ہے چنانچہ یہاں کی مسجدیں ایمان کے منارے اور تہذیب اسلامی کے قلعے ہیں اوقاف نے مساجد کا معیار بلند

کرنے اور ان کی ضروریات پوری کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے تاکہ نمازیوں کو راحت اور اطمینان حاصل ہو پس ضروری ہے کہ ہم اطاعت وعبادت کے ساتھ مسجدوں کو آباد کریں اور صدقۂ جاریہ کے ذریعے اس کی تعمیر وترقی میں حصہ لیں تاکہ ہم بھی مسجد کی تعمیر کرنے والوں میں شامل ہوجائیں اور خدائے رحیم وکریم کے پڑوسیوں میں شامل ہوجائیں چنانچہ قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالی اعلان فرمائے گا: «أَيْنَ جِيرَانِي؟ أَيْنَ جِيرَانِي؟ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا وَمَنْ يَنْبَغِي أَنْ يُجَاوِرَكَ؟ فَيَقُولُ: أَيْنَ عُمَّارُ الْمَسَاجِدِ»[٢٦]. میرے پڑوسی کہاں ہیں؟ میرے پڑوسی کہاں ہیں؟ تو ملائکہ عرض کریں گے اے ہمارے رب کس کی یہ مجال ہے کہ وہ اپ کا پڑوس اختیار کرے؟ تو باری تعالی ارشاد فرمائے گا مسجدوں کو آباد کرنے والے کہاں ہیں؟ آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعاہے کہ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ہمیں بھی اپنے پڑوسیوں اور اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے ہمیں مسجدوں کو آباد رکھنے والا بنادے اور ان میں خشوع وخضوع کے ساتھ اطاعت وعبادت کی توفیق عطافرمادے ***

وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ هَذِهِ أَيَّامُ شَعْبَانَ قَدْ أَطَلَّتْ، وَنَفَحَاتُ رَمَضَانَ قَدْ أَقْبَلَتْ، تَزْدَهِي فِيهِ الْمَسَاجِدُ بِأَهْلِ الْإِيمَانِ، وَتُعْمَرُ بِالْقِيَامِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، فَبَلِّغْنَا

إِيَّاهُ يَا رَحْمَنُ، وَاكْتُبْ لَنَا فِيهِ الرَّحْمَةَ وَالرِّضْوَانَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَاجْزِهَا عَلَى رِعَايَتِهَا لِلْمَسَاجِدِ؛ مِنْ عَمِيمِ عَطَائِكَ، وَعَظِيمِ إِحْسَانِكَ، وَاشْمَلْ بِفَضْلِكَ كُلَّ مَنْ أَسْهَمَ فِي بِنَاءِ مَسْجِدٍ لَكَ، أَوْ عَمَرَهُ بِعِبَادَتِكَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَالْإِنْسَانِيَّةِ، الَّذِينَ انْتَقَلُوا بِالْأَمْسِ الْقَرِيبِ إِلَى جِوَارِ رَبِّ الْبَرِيَّةِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْمُتَّقِينَ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ، وَدَاوِ الْجَرْحَى، وَاشْفِ الْمُصَابِينَ، بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. **عِبَادَ اللَّهِ**: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) الحج: ٣٢.
(٢) مسلم: ٦٧١.
(٣) الجن: ١٨
(٤) متفق عليه.
(٥) مسلم: ٢٦٩٩.
(٦) أحمد: ٩١٥٢.
(٧) النور: ٣٦.
(٨) مسلم: ٦٦٦.
(٩) البخاري:
(١٠) المعجم الكبير للطبراني: ٦١٣٩
(١١) الأعراف: ٣١.

(١٢) السنن الكبرى للبيهقي: ٣٠٨٨.
(١٣) مسلم: ٥٦٢.
(١٤) الترمذي: ٣١٤، وابن ماجه: ٧٧١، واللفظ له.
(١٥) متفق عليه
(١٦) متفق عليه.
(١٧) أبو داود: ١٣٣٢.
(١٨) مسلم: ٢٨٥.
(١٩) ابن أبي شيبة: ٨١١٧.
(٢٠) البخاري: ٤٤٥.
(٢١) النساء: ٥٩.
(٢٢) متفق عليه.
(٢٣) أحمد:١٧٦٧٤.
(٢٤) الترمذي:٥٠٩.
(٢٥) أحمد: ٧١٩.
(٢٦) مسند الحارث: ١٢٦.